مدرسہ عالیہ قادریہ بدایون شریف

دافع الفساد عن مراد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعده الذی ظهر عهده وهزم احزاب الساب وجنده وعلی آله وصحبه الی یوم القیامۃ وبعده اما بعد بحمده تعالی اظهر من الشمس وابین من الامس ہے کہ اہالی گنگوہ ودیوبند وانبیٹھہ وتھانہ بھون نے عرصہ ۳۶ سال سے حضور پرنور اعلیٰحضرت قبلہ وکعبہ مدظلہم الاقدس کے سوالات واعتراضات سے عاجز آکر تیس چھتیس ایک حرف تک نہ کہا نہ کرتا اپنے یہان کے فاضل اجل مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی کو جوابات سے جان بچانے فضول باتون مین وقت گنوانے رسائل واشتہارات کے جواب مین اکابر اہلسنت کو برا کہنے گالیان چھانٹنے کے لیے مستعد کیا۔ فاضل اجل صاحب اگرچہ اپنے اکابر سے بھی بڑھکر علم سے عاری تھے مگر کمال حیاداری وبیباک شعاری وفحش نگاری ودشنام باری مین بھی اون پر چڑھے بڑھے تھے اور خاص اسی علت سے چھانٹے گئے۔ ازانجا اذناب وذریات تھانوی صاحب کے افتراؤن پر جو اہلسنت نصرہم اللہ تعالیٰ نے پانسو اور تین ہزار کے اشتہار دیے جنھون نے بفضلہ تعالیٰ کذابون کے منہ مین پتھر کی جگہ گوہ گرا دیے دربھنگی صاحب کو بھی ترکام ہوا ع اوکند کہ خود بنید دم بدم گشت ع فرقی بود کے بنید آن استیزہ جو آپ نے بھی ایک نو ہزاری اشتہار دیا جس کا حاصل یہ کہ جو عبارات اوس خصم نے اون کے اکابر کی مطبوعہ کتابون سے بحوالہ صفحہ نقل کین جن پر علمائے حرمین شریفین نے اون کے اکابر کی صاف صاف تکفیرین کین انکو تو رہنے دیجیے وہ جو الفاظ خصم کی کتاب کے فی خط کر لین وہ ہمارے اکابر کی

کتابون مین دکھادو تو ہمارے یہان دولت بھری ہے اتنی تمہین دینگے اور اس بیہودہ مطالبہ
پر بھی ڈرپوکی کی حالت ہو کہ اوس نے بقول خود ۱۶ ذی القعدہ کو چھپوایا مگر گھر مین چھپا رکھا کہ دو ہفتہ
کی جو مہلت دی ہے وہ گھر کی گھر مین گذرلین ۱۰ ذی الحجہ کو عیدگاہ مین اوسے شائع کیا یہان سے
تیسرے ہی دن جواب گیا کہ سچے ہون تو ایک ماہ کے اندر نو ہزار تحصیلی مین جمع کردین اور ہمارے
دعوے کا ثبوت دیکھین مگر آج تین مہینے ہوگئے نہ روپے جمع کیے نہ ثبوت دیکھا۔ دربھنگی صاحب کو
دوسرا جواب مولوی عبد الغنی صاحب بہاری نے دیا کہ آپ سچے ہون تو نو ہزار روپے لیتے آیے
اور میز پر چن کر ہم سے ثبوت لیجیے مگر دربھنگی صاحب اپنے اشتہار کی حقیقت جانتے تھے کس منہ
سے سامنے آتے یا مظہر العجائب دربھنگی مع گنگوہی غائب آخر گزشتہ ہفتہ مین مولوی ابراہیم صاحب
ولد مولوی محمد حسین صاحب بنتی فقیر وارد مراد آباد ہوئے اور علی الاعلان اپنے وعظون مین کہا کہ یہان
مین ثبوت دینے والے حضرات آئین ثبوت دین ہم نو ہزار روپے دیتے ہین۔ مولانا مولوی نعیم الدین صاحب
کو جب یہ خبر پہونچی تو وہ ثبوت دینے کو مستعد ہوے اور آپس مین تحریرات شروع ہوگئین جب یہ خبر بریلی
پہونچی تو فقیر بارگاہ قدیر ہمراہ رکاب استاذی جناب مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری
و جناب مولانا مولوی فاروق احمد عرف مولوی محمد رحم الہی صاحب مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی مرادآباد
پہونچے مولانا ممدوح نے ایک مختصر تمہید کے بعد مولوی ابراہیم صاحب سے فرمایا کہ مولانا
نعیم الدین صاحب کا جو مطالبہ مولوی مرتضی حسن صاحب سے ہے مین نے سنا ہے کہ آپ نو ہزار دینے
اور ثبوت دیکھنے پر مستعد ہین اگر ایسا ہے تو بسم اللہ مین اسی لیے بریلی سے حاضر ہوا ہون اس لیے کہ مولانا
نعیم الدین صاحب اور مولوی مرتضی حسن صاحب کا ذاتی مناظرہ تو ہے نہین کہ انھین دونون تک محدود
رہے یہ تو مذہبی مناظرہ ہے جس طرح آپ دربھنگی صاحب کی طرف سے روپے دینے پر آمادہ ہین مولانا
نعیم الدین صاحب کی طرح لینے کو طیار ہون اس پر مولوی ابراہیم صاحب نے کہا یہ تو ٹھیک ہے مگر اصل مین
یہ مناظرہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ ان دونون صاحبون
کے مناظرہ کرلینے سے جو فائدہ ہوگا ہم لوگون کی گفتگو سے نہین اس لیے کہ ان دونون کو

صاحبون کا جو اثر اپنے معتقدین پر ہے ہم لوگ کا نہین مولانا نے فرمایا کہ اگر مولوی اشرفعلی
صاحب مناظرہ کیلیے مستعد ہو جائین تو اس سے کیا بہتر یہان تو برسون سے یہی تمنا ہی مولوی
صاحبنے کہا کہ آپ بریلی جاکر مولانا کو مستعد کیجیے وہین مولانا اشرفعلی صاحب کو اسپر مولانا رحم الٰہی
صاحبنے فرمایا کہ اونکو مستعد کرنے کی غرض سے جانا تو تحصیل حاصل ہے وہ تو ہمیشہ سے مستعد ہین
مولوی اشرفعلی صاحب کو مستعد کیجیے مولانا صاحبنے مولانا رحم الٰہی صاحب کی تائید کی اور فرمایا
کہ اعلیٰحضرت تو برابر مناظرہ کے خطوط تحریر فرما رہے ہین اب تازہ خطوط مین ایک ۱۴ ربیع الآخر کو بھیجا
دوسرا بنام تاریخی ابحاث اخیرہ ۲۰ ذی القعدہ کو پھر تیسرا خط اسی پنجشنبہ کے دن اون کے
پاس بھیجا ہے مگر وہ تو کسی کا جواب ہی نہین دیتے اسپر فریقین مین ایک معاہدہ لکھا گیا جسکی نقل یہ ہی

نقل معاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی ختم المرسلین

آج بتاریخ ۱۲ صفر مظفر ۱۳۲۹ھ ہجری روز یکشنبہ عرصہ کے بعد ہم مولوی ظفر الدین بریلوی و
مولوی محمد ابراہیم دہلوی حال دہلی آباد محلہ رفعت پورہ مین بر مکان شیخ فیض بخش صاحب کے جمع
ہوئے اور نہایت متانت اور خوبی سے گفتگو کرنیکے بعد ایک متوسط جلسہ مین یہ طے کیا کہ مولوی اشرفعلی
صاحب و مولوی احمد رضا خان صاحب کو اس مضمون کے خطوط بھیجے جائین کہ آپ دونون صاحب
مواخذات حسام الحرمین حفظ الایمان کے متعلق خود مناظرہ کرلین یا اپنا ایسا وکیل مطلق جسکا
تمام ساختہ پرداختہ قبول سکوت نکول عدول موکل کا ٹھہرے مقرر کرلین اور تاریخ اس
مناظرہ کی معین فرماکر ۲۷ صفر مظفر ۱۳۲۹ھ ہجری تک اپنا مہری و دستخطی جواب دین مولوی
احمد رضا خان کا جواب مولوی ظفر الدین صاحب مولوی محمد ابراہیم صاحب کے
پاس بذریعہ رجسٹری دہلی بھیجدین اور وہ اوس کے ذمہ دار ہین اور مولوی اشرفعلی صاحب کا

جواب مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی ظفر الدین صاحب کے پاس بذریعہ رجسٹری بریلی بھیجدین۔ اور وہ اس کے ذمہ دار ہین۔ یہ دونون جواب ۲۷ صفر تک ضرور پہونچ جائین۔ ہم دونون مین سے جو کوئی حسب معاہدہ ۲۷ صفر تک رجسٹری نہ بھیجے یا جواب انکاری بھیجے وہ مغلوب سمجھا جاوے گا۔ فقط محمد ابراہیم بقلم خود ۲۱ صفر ۱۳۲۹ھ

فقیر ظفر الدین قادری عفی عنہ بقلم خود ۲۱ صفر روز یکشنبہ ۱۳۲۹ھ

عبد الرحمن کان اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین خادم طلبہ مدرسہ اسلامیہ مسجد شاہی مراد آباد

اگرچہ مولانا کا قصد تھا کہ شب ہی مین واپس تشریف لے آئین مگر احباب اہلسنت کے اصرار سے تین دن قیام فرمایا بحمدہ تعالی اظہار حق کے بیان ہوتے رہے چوتھے روز بروز چہارشنبہ واپسی ہوئی اوسی دن اعلحضرت قبلہ وکعبہ سے واقعہ مذکورہ گزارش کر کے عرض کی کہ حضور پھر ایک خط بنام مولوی اشرفعلی صاحب تحریر فرمائین جس مین تاریخ مناظرہ مقرر فرما دین کہ مین اوسکو حسب معاہدہ مولوی ابراہیم صاحب کے پاس رجسٹری کر کے دہلی بھیجدون حضور پرنور نے اوسی وقت پھر مفاوضہ عالیہ بنام جناب تھانوی صاحب تحریر فرما دیا جسے مولانا نے اوسی دن رجسٹری کر کے بھیجدیا مفاوضہ عالیہ کی لفظ بلفظ نقل یہ ہے

نقل مفاوضہ عالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب وسیع المناقب مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب

السلام علی من اتبع الہدی۔ فقیر بارگاہ عزیز قدیر عز جلالہ تو مدتون سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب معاہدہ و قرارداد حضرات ..... بادی محرک ہو کر آپ سوالات و مواخذات مسلم الحرمین کے جواب دہی کو آمادہ ہوئے ہین اور آپ جو کچھ کہین لکھکر کہین اور دستخطی دین اور وہی دستخطی

پرچہ اوسی وقت فریق مقابل کو دیتے جائین کہ طرفین مین کسی کو کچھ بعذر تنگی کشاکش نہ رہے معاہدہ
مین ۲۷ صفر وصول تعیین تاریخ مناظرہ کے لیے مقرر ہوئی ہے کہ ج ۱۵ کو اسکی اطلاع مجھے ملی ۱۱ روز
کی مہلت کافی ہے وہان بات ہی کتنی ہے اسی قدر کہ یہ کلمات شان اقدس حضور پرنور
سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مین توہین ہین یا نہین یہ بعونہ تعالی دو منٹ مین اہل ایمان
پر ظاہر ہو سکتا ہے لہذا فقیر اوس عظیم ذو العرش کی قدرت ورحمت پر توکل کر کے یہی ۲۷ صفر
روز جان افروز دوشنبہ اس کے لیے مقرر کرتا ہے آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہری دستخطی
روانہ کرین اور ۲۷ صفر کی صبح مراد آباد مین ہو اجا بجل الساعہ قصبہ کے نزدیک مین اور آپ
بالذات اس اہم واعظم دینی کو طے کرین اپنے دل کی جیسی آپ بتا سکین گے وکیل کیا بتائیگا
خاص بالغ مستطیع غیر مخدرہ کی توکیل کیون منظور ہو خصوصاً یہ معاملہ کفر و اسلام کا ہے کفر و اسلام مین وکالت
کیسی اور اگر آپ کسی طرح خود سامنے نہین آسکتے اور وکیل ہی کا سہارا لیتے ہو تو مین تو یہی لکھ دیجے
اور اوسکے ساتھ فوراً فوراً اپنی مہر ودستخط سے توکیل معین اور تاریخ مذکور کا قبول لکھ دیجے. اتنا
توحسب معاہدہ آپ کو لکھنا ہی ہوگا کہ وہ آپ کا وکیل مطلق ہے اوس کا تمام ساختہ پرداختہ قبول سکوت
نکول عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی ضرور لکھنا ہوگا کہ اگر بعون العزیز المقتدر عز جلالہ
آپ کا وکیل مغلوب یا معترف یا ساکت یا فار ہوا تو کفر سے توبہ علی الاعلان آپ کو کرنی اور چھاپنی
ہوگی کہ توبہ مین وکالت ناممکن ہے اور علانیہ کی توبہ علانیہ لازم. یقین عرض کرتا ہون کہ جب اخیر بار
آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ توبہ کرنی ہوئی تو آپ ہی پوچھے جائین گے پھر آپ خود ہی اس رفع خجالت
کی ہمت کیون نکرین کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین گستاخی کرتے وقت
آپ تھے. اور بات بنانے دوسرا آئے ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم. آپ کو برسون سے
ساکت ہین اور آپ کے حواری رفع خجلت کو سعی بے حاصل کرتے ہین ہر بار ایک ہی جواب کے ہوتے
ہین آخر تا بکے اب یہ اخیر دعوت ہے اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو بحمدہ تعالی مین فرض ہدایت ادا
کر چکا آیندہ کسی کے عوعو پر التفات نہوگا کہ منوا دینا میرا کام نہین اللہ عزوجل کی قدرت مین

ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا وناصرنا
وماوٰنا محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العلمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

۱۵ صفر مظفر روز چہارشنبہ ۱۳۲۹ ہجریہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین

الحمد للہ علاوہ ڈاکخانہ کی رسید باضابطہ کے اونکا دستخطی خط بھی بروز شنبہ مولانا کے پاس آگیا کہ
وہ خط مین نے آج ہی تھانہ بھون بھیجدیا ہے جو کچھ جواب آئے گا اوس سے مطلع کرونگا۔ اب
اپنے عام مسلمان بھائیون کو حقیقت حال پر مطلع کرنے کی غرض سے وہ معاہدہ اور مفاوضہ عالیہ
شائع کیا جاتا ہے اگر اب کی مولوی ابراہیم صاحب کی لد الفقیری پر جناب مولوی تھانوی صاحب نے اپنی رحم کی
شکل دکھائی اور اپنی مہری دستخطی تحریر قبول کی بھیجدی تو انشاء اللہ العزیز القدیر حضور پرنور مع خدام کے ۲۷
صفر مراد آباد مین ہوگی اور اگر حسب عادت منکر ہوئے یا ساکت ہی تو ہزار بار اونکا عجز و فرار روشن و آشکار
ہو لیا اب اونکے خاصون پر بھی بعونہ تعالی عام طور پر واضح ہو جائیگا اور ہم غربا اتنا کہین گے ؎

صبر ایسی پر ہے ہماری حسرت دیدار کا — بند جسنے کر دیا روزن تیری دیوار کا

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالی علی سیدنا
ومولانا وناصرنا وماوٰنا محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العلمین

خادم آستانہ رضویہ فقیر **عبید المغنی** غفرلہ حاضر واقعہ مراد آباد

طہرہا اللہ عن البدعۃ والفساد ۱۶ صفر مظفر روز شنبہ ۱۳۲۹ھ

الحمد للہ اب تو وہ معاہدہ وہابیہ کے گلے کا غل ہو گیا تھا تو اصحاب بلا سے بن پڑی ناچار خلاف معاہدہ ایک
سادہ تحریر بے مہری انکے نام سے بھیجی جس میں تین وکیل ہیں اس پر مفصلہ ذیل عالیہ امضا ہو کر ان شاء اللہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب وسیع المناقب مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب

السلام علی من اتبع الہدی۔ ملاحظہ ہو کہ ہم حواری ہم آپکے ساتھ جل کھیلے آپکا سکوت مت دیکھکر جلسہ دیوبند
صاحب آپکے وکیل ہیں اور کوئی وکالت نامہ نہ دکھا سکے فقیر نے آپسے استفسار کیا آپنے جواب نہ دیا اور ہرگز انکو اپنا وکیل
کرنیکا اقرار نہ کیا اس استفسار پر چاندپوری صاحب نے اپنی تہذیب کے جلوے دکھائے اور کمال غصہ فرمایا کہ ہم جو بڑا بھیجے
ہیں کہ ہم تھانوی صاحب کے وکیل ہیں اب تھانوی صاحب سے استفسار ناپاک چال اور بے شرمی کی
لکھا ہے اونکا غصہ اور آپکا سکوت صاف بتا گیا کہ انھوں نے آپسے بالا بالا وکالت خود گڑھ لی اور مسلمانوں کو دھوکا
دینا چاہا۔ وما یخدعون الا انفسہم ولکن لا یشعرون۔ الحمد للہ مسلمان تو انکے دھوکے میں نہ آئے مگر آپ کو
انھوں نے مفت ستانا اُن سب نے مگر اس سے زیادہ آپکے بے بولے حضرات باندھا گیا وہ من میرا زبانی دکھلایا
تھا جب نہ چلی تو اب ایک پرچہ آپکے نام سے بھیجا ہے جسمیں تین شخصوں کی وکیل لکھی ہے مگر اوسپر آپکی مہر نہیں حالانکہ
میں صاف تحریر تھا کہ اپنا مہری دستخطی جواب دیں اور اس فقیر نے اپنے دستخط و مہر سے آپکو خط بھیجا تھا آپ کا خط
بھی یہاں معروف نہیں بلکہ بعض علمائے حاضرین نے کہ آپکا خط پہچانتے ہیں دیکھکر فرمایا یہ انکا لکھا نہیں آپ اور آپکے
حواریوں کے حالات کا تجربہ تو یہی بتاتا ہے کہ وہ جو نادانی معاہدہ کر بیٹھے اور آپسے ہر چند کہا آپ کسی طرح کوئی تحریر اپنی
مہری دینے پر راضی نہ ہوئے ناچار انھوں نے اپنی اور آپکی بات بنی رکھنے کو ایک تحریر آپکی طرف سے لکھکر بے مہری
لکھ دی تا تو انکے قلم خود میں تھا آپکی مہر آپکے صندوق میں کیسے نکال لیتے مجبور نہ خلاف معاہدہ یہی بے مہری کچھ بھیجی
نام تو ہو جائے گا اور بیچارے مسلمان ایسے کچے نہیں جب تک آپکی توکیل بوجہ صحیح ثابت نہ ہو گی کوئی شخص انکو وکیل
نہ مانا جائیگا یہی بے مہری پرچہ کچھ بھیجنی ہو تو آج ۱۱ ذی الحجہ کا فاصلہ تھوڑا نہ تھا یہ چالاکیاں تو مہر میں بھی شبہات پیدا